آغاخان یونیورسٹی کے سینٹر آف انوویشن ان میڈیکل ایجوکیشن میں

دانتوں کے امراض سے متعلق تعلیم وتربیت میں بہتری کے لیے جدید ترین سمیولیشن لیب کا افتتاح

- لیب کے قیام سے دور جدید کی مہارتیں سیکھنے کے نئے راستے کھلیں گے۔ تیاری پر 0.5 ملین امریکی ڈالر لاگت آئی ہے۔

اپنے انداز کی منفرد، جدید ترین لیب میں آلات اور مصنوعی انسانی اجسام کی مدد سے ایک ایسا مصنوعی ماحول تخلیق کیا گیا ہے جہاں طلبا محفوظ ترین اور موثر ترین انداز میں دانتوں کے امراض سے متعلق ماہرانہ تربیت حاصل کر سکیں گے۔ آغاخان یونیورسٹی میں بروز بدھ اس کا افتتاح کیا گیا۔

دانتوں کے امراض کے علم کے لیے مخصوص مشق درکار ہوتی ہے کیونکہ یہ جسم کے ایک حساس حصے سے متعلق ہے۔ عموماً طلبا کے پاس اکثر ایسی کوئی متبادل سہولت موجود نہیں ہوتی جہاں وہ ان نازک حصے کے متعلق طریقہ کار کی مشق کر سکیں اور ان میں مہارت حاصل کر سکیں۔ حقیقی مریضوں پر مشق نوآموز ڈاکٹرز کے لیے ایک مشکل طریقہ کار ہوتا ہے جس میں مریض کے متاثر ہونے کا امکان ہنوز موجود رہتا ہے۔ اے کے یو میں قائم کی جانے والی جدید ترین سمیولیشن لیب میں دانتوں کے امراض کے علاج کی مشق مصنوعی ماحول میں کر کے ایسے نوجوان ڈاکٹرز اپنی مہارتوں کو جِلا بخش سکتے ہیں۔

اے کے یو میں قائم کی جانے والی اس نئی لیب میں 17 مصنوعی مریض (مینیکو ئنز- فینٹم ہیڈز) رکھے گئے ہیں جنہیں ڈینٹل کلینکس میں سامنے آنے والے مسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کیا گیا ہے اور یہ ان سے نبرد آزما ہونے کے لیے طلبا کو تربیت فراہم کریں گے۔ ہر مینیکوئن میں دانتوں کے علاج سے متعلق تمام ضروری آلات (مثلاً ایئر اینڈ واٹر سکشن) کی مکمل ترتیب کے ساتھ ساتھ کمپیوٹر پر مبنی فیڈ بیک کی سہولت موجود ہے جو طلبا کی تربیت اور ڈاکٹرز کی مہارت میں اضافے کے لیے ضروری ہے۔ دانتوں کے علاج کی 9 شاخیں ہیں (مثلاً مسوڑھوں کی سرجری یا دانتوں کے امپلانٹس لگانا) جن کے لیے بے حد مہارت اور مشق کی ضرورت ہوتی ہے۔

اے کے یو میں آپریٹیو ڈینٹسٹری کے پروفیسر ڈاکٹر فرحان رضا خان نے اس حوالے سے بات کرتے ہوئے کہا، "آپ کے پاس علاج کا علم موجود ہو سکتا ہے تاہم درست تشخیص اور فیصلے کے لیے آپ کو ہاتھوں اور آنکھوں کے ربط کی متعدد بار مشق درکار ہوتی ہے۔ سمیولیشن لیب میں طلبا کو ایک ایسا ماحول فراہم کیا جاتا ہے جہاں وہ ان گنت مرتبہ مشق کر سکتے ہیں، اس وقت تک جب تک کہ وہ ایک حقیقی مریض کے علاج کے لیے تیار نہ ہو جائیں"۔

اس لیب میں کروائے جانے والے سیشنز میں، تجربہ کار اساتذہ دانتوں کے علاج اور بحالی سے متعلق امور کا مظاہرہ مریض مینیکوئنز پر کریں گے جن کو 16 مختلف ورک اسٹیشنز میں موجود اسکرینز پر دیکھا جاسکے گا اور ان اسٹیشنز پر موجود طلبا اپنے مصنوعی مریض پر انفرادی طور پر وہ عمل دہرا سکیں گے۔ انہیں اپنی ہر کوشش اور عمل کا فوری ردعمل نظر آئے گا۔ چونکہ اس تربیتی سیشن میں کسی حقیقی مریض کو نقصان پہنچنے کا کوئی اندیشہ نہیں لہٰذا طلبا اپنی کوششوں کا اعادہ کر سکیں گے تا آنکہ انہیں درست تیکنیک کی مکمل مشق ہو جائے۔ ان سیشنز کے ذریعے طلبا اپنی صلاحیتوں کو بار ہا آزما سکتے ہیں اور اگلے مرحلے کے جانب اعتماد سے بڑھ سکتے ہیں۔

کلینک میں حقیقی ماحول میں حاصل ہونے والی تربیت کے برعکس یہ لیب دنیا بھر کے ماہرین سے تربیت حاصل کرنے کا موقعہ فراہم کرتی ہے۔ ایسوسی ایٹ پروفیسر آف آرتھوڈونٹکس ڈاکٹر مبصر فدا نے کہا، "ہم اسے ایک 'عالمی کلاس روم' کہہ سکتے ہیں جہاں دنیا بھر میں موجود دانتوں کے ماہرین کے ساتھ درس و تدریس کے حقیقی سیشنز بیک وقت منعقد کیے جاسکتے ہیں۔ اس کے لیے ہمیں جدید ترین ویڈیو کانفرنسنگ سہولیات معاونت فراہم کرتی ہیں اور یہ وہ امر ہے جو ہمیں پاکستان کی دیگر تمام ڈینٹل لیبس سے ممتاز کرتا ہے"۔

اے کے یو کے سینٹر آف انوویشن ان میڈیکل ایجوکیشن (سی آئی ایم ای) کے ڈائریکٹر ڈاکٹر چارلس ڈوکارٹی نے اس حوالے سے بات کرتے ہوئے بتایا کہ سمیو لیشن لیب کی مدد سے ہر طالب علم کو مکمل طور پر انفرادی تربیت اور تجربہ حاصل کرنے کا موقعہ ملتا ہے کیونکہ اس کے باعث ہر طالب علم اپنے انداز سے تربیت لیتا ہے اور جدید تیکنالوجی سے لیس ماحول انہیں تیزی سے سیکھنے کا موقعہ دیتا ہے۔

ڈاکٹر ڈوکارٹی نے کہا، "سی آئی ایم ای کے قیام کا مقصد مصنوعی آلات وماحول کو طب کے تدریسی عمل اور نصاب کے ساتھ ہم آہنگ کرنا ہے۔ سمیو لیشن ڈینٹل لیب جیسی تدریسی سہولیات میں سرمایہ کاری سے تعلیم وتربیت کے انداز میں بہتری آئے گی اور اس پیشے سے منسلک طلبا اور ماہرین کے لیے معیارات میں اضافہ ہو گا"۔

اے کے یو کے منصوبے کے تحت اس لیب کو ابتداً ایسے طلبا کی تعلیم وتربیت کے لیے استعمال کیا جائے گا جو دو سالہ ایسو سی ایٹ آف سائنس ان ڈینٹل ہائیجین میں زیر تعلیم ہیں یا آپریٹیو ڈینٹسٹری اینڈ اور تھوڈینٹکس کے اسپیشلائزڈ چار سالہ پروگرام میں زیر تعلیم ہیں۔ پاکستان بھر میں موجود ڈینٹل اسکولز میں زیر تعلیم طلبا اور زیر تربیت ماہرین (جو مزید پیشہ ورانہ تعلیم کے خواہاں ہوں) بھی اس سے استفادہ کرسکتے ہیں۔